



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

اے ایمان والواؤ پنجی نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر،

تفسیر ابن کثیر

علامہ عمال الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

الْحُجَّاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آداب رسالت کا بیان:

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ امتيوں کو اپنے نبی کے آداب سمجھاتا ہے کہ تمہیں اپنے نبی کی تو قبر و احترام عزت و اعظم کرنا چاہیے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ اور رسول کے پیچھے رہنا چاہیے۔ اتباع اور تابعداری کی خواہ نبی چاہیے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ...

اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اپنے رسول سے آگے نہ ہڑھو اور اللہ سے ذرتے رہا کرو۔

حضرت معاویہؓ کو جب رسول اللہؐ نے بھکن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ کس چیز کے ساتھ حکم کرو گے؟

جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ۔

فرمایا اگر ایسا نہ پاؤ؟

جواب دیا منت رسول اللہ کے ساتھ

فرمایا اگر نہ پاؤ۔ جواب دیا اجتبا و کروں گا۔

تو آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ کا شتر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو ایسی توفیق دی جس سے اللہ تعالیٰ کا رسول خوش ہو۔ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ

یہاں اس حدیث کو بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ حضرت معاذؓ نے اپنی رائے نظر اور اجتبا و کتاب و سنت سے منور رکھا۔ پس کتاب و سنت پر رائے کو تقدیر کرنا یہ ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے آگئے بڑھنا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کتاب و سنت کے خلاف نہ کہو۔

حضرت عبادؓ فرماتے ہیں حضورؐ کے کلام کے سامنے بولنے سے منع کرو جیسے گئے۔

مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ جب تک کسی امر کی بابت اللہ کے رسولؐ کی پیغام نہ فرمائیں تم خاموش رہو۔

حضرت شحاذؓ فرماتے ہیں امر دین احکام شرعی ہیں بجر اللہ تعالیٰ کے کلام کے اور اس کے رسولؐ کی حدیث کے تم کسی اور چیز سے فیصلہ نہ کرو۔

حضرت سفیان ثوریؓ کا ارشاد ہے کسی قول و فعل میں اللہ اور اس کے رسول کی حدیث کے سواتم کسی اور چیز سے فیصلہ کرو اور کسی قول و فعل میں اللہ اور اسکے رسول پر سبقت نہ کرو۔

امام حسن بصریؓ فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ امام سے پہلے دعا نہ کرو۔

... إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱)

يَقِينًا اللَّهُ تَعَالَى سَنْهُ جَاءَنَّهُ وَالَا هُنَّ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ حُکْمُ الْحَقِّ كی بجا آوری میں اللہ کا لحاظ رکھو۔ اللہ تمہاری ہاتھیں سن رہا ہے اور تمہارے ارادے جان رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ...

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو

یہاں اللہ تعالیٰ دوسرا ادب سکھاتا ہے کہ وہ نبی کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کریں یہ آیت حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

مجھ بخاری میں حضرت ابن ابی ملکیہؓ سے مروی ہے کہ قریب تھا کہ دو بہترین ہستیاں ہاگ ہو جائیں یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ان دونوں کی آوازیں حضورؐ کے سامنے بلند ہو گئیں جبکہ بوقیم کا وفد حاضر ہوا تھا ایک تو قرع بن حابسؓ کو کہتے تھے جو بی مجاشع میں تھے اور دوسرے دوسرے شخص کی باہت کہتے تھے۔ اس پر حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ تم تو میرے خلاف ہی کرتے ہو۔ فاروقؓ عظیمؓ نے جواب دیا نہیں نہیں آپ یہ خیال بھی نہ فرمائیے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت ابن زیادؓ فرماتے ہیں اس کے بعد تو حضرت عمرؓ اس طرح حضورؐ سے زمکانی کرتے تھے کہ آپ کو دہارہ پوچھنا پڑتا تھا۔

مند بزار میں ہے آیت لاطفو؎ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے حضورؐ سے کہا یا رسول اللہ کی قسم اب تو میں آپ سے اس طرح باتیں کروں گا جس طرح کوئی سرگوشی کرتا ہے۔

علماء کرام کا فرمان ہے کہ رسول اللہ کی قبر مبارک کے پاس بھی بلند آواز بولنا مکروہ ہے۔ جیسے کہ آپ کی حیات میں آپ کے سامنے مکروہ تھا اس لئے کہ حضور مجس طرح اپنی زندگی میں قابل احترام و عزت تھے اب اور ہمیشہ نک آپ اپنی قبر میں بھی باعزت اور قابل احترام ہی ہیں۔

... وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْفُوْلِ كَجْهْرٌ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ ...

اور نہ اس سے اوپنی آواز میں بات کرو جیسے آپ میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔

پھر آپ کے سامنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے جس طرح عام لوگوں سے باتیں کرتے ہیں باتیں کرنی منع فرمائیں بلکہ آپ سے تسلیکیں و وقار عزت و ادب حرمت و عظمت سے باتیں کرنی چاہئے جیسے اور جگہ ہے:

لَا تُجْلِّوْا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَذَّاعَاءَ بَعْضِكُمْ بَعْضاً (24:63)

اے مسلمانو! رسول کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپ میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

... أَنْ تَحْبَطْ أَعْمَالَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (۲)

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں اس بلند آوازی سے اس لیے روکا ہے کہ ایسا نہ ہو کسی وقت حضور ناراض ہو جائیں اور آپ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور تمہارے کل اعمال غبیط کر لے اور تمہیں اسکا پردہ بھی نہ چلے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے:

إِنَّ الرَّجُلَ لِيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا، يُكْتَبُ لَهُ بِهَا الجَنَّةُ،

ایک شخص اللہ کی رضا مددی کا کوئی کلمہ ایسا کہہ جاتا ہے کہ اسکے کلمہ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ کو وہ اتنا پسند آتا ہے کہ اسکی وجہ سے وہ جلتی ہو جاتا ہے۔

وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكُلُّ بِالْكَلْمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهُوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

اسی طرح انسان اللہ تعالیٰ کی نارِ حسکی کا کوئی کلمہ ایسا کہہ جاتا ہے کہ اس کے نزدیک تو اسکی کوئی وقعت نہیں ہوتی لیکن رب تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے جہنم کے قدر نیچے کے طبق میں پہنچا دیتا ہے جوگز حاضر میں واسان سے زیادہ گھرا ہے۔

**إِنَّ الَّذِينَ يَغْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ
فَلَوْبُهُمْ لِلتَّقْوَى...**

بے شک جو لوگ رسول اللہ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پر ہیزگاری کے لئے جائیج لیا ہے۔

... لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (۳)
ان کے لئے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سامنے آواز پست کرنے کی رغبت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے نبی کے سامنے اپنی آوازیں دھیکی کرتے ہیں انہیں اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے خاص کر لیا ہے۔ اہل تقویٰ اور محل تقویٰ یہی لوگ ہیں۔ یہ مغفرتِ الہی کے مصدق اور اجر عظیم کے لاکن ہیں۔

امام احمدؓ نے کتابِ الزہد میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے ایک تحریری استفتہ لیا گیا کہ اے امیر المؤمنین ایک وہ شخص چھے نافرمانی کی خواہش ہی نہ ہو اور نہ کوئی نافرمانی اس نے کی ہو اور وہ شخص چھے خواہش معصیت ہے لیکن وہ برا کام نہیں کرتا تو ان میں افضل کون ہے؟

آپ نے جواب میں لکھا کہ جنہیں معصیت کی خواہش ہوتی ہے پھر نافرمانیوں سے بچتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پر ہیزگاری کے لئے آزمایا ہے ان کے لئے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

۲ آپ کے احترام کو لحوظہ رکھنا بے عقلی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثُرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (۴)
جو لوگ تجھے مجرموں کے پیچے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بالکل بے عقل ہیں۔

ان آجیوں میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی نعمت کرتا ہے جو آپ کے مکانوں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے اور پا کرتے ہیں جس طرح اعرابیوں میں دستور تھا تو فرمایا ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ...

اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ تو خود ان کے یا سارے جاتاتو یہی انکے لئے بہتر ہوتا،

اسکی بارہت ادب سمجھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ انہیں چاہئے تھا آپ کے انتظار میں ظہر جاتے اور جب آپ مکان سے باہر نکلتے تو آپ سے جو کہنا ہوتا کہتے ہے کہ آوازیں دے کر باہر سے پا کرتے۔ دنیا اور دین کی مصلحت اور بہتری اسی میں تھی۔

... وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵)

اللہ غفور و رحیم ہے۔

پھر کوی حکم دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کو تو بہ استغفار کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشش والا ہمارا بان ہے۔

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ کچھ عرب جمع ہوئے اور کہنے لگے ہمیں اس شخص کے پاس لے چلو اگر وہ سچا نبی ہے تو سب سے زیادہ اس سے سعادت حاصل کرنے کے متعلق ہم ہیں اور اگر وہ بادشاہ ہے تو اس کے پروں تک پل جائیں گے۔

میں نے آپ کو حضور سے یہ واقعہ پیان کیا پھر وہ لوگ آئے اور مجرم کے پیچے سے آپ کا نام لے کر آپ کو پا کرنے لگے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

حضور نے میرا کان پکڑ کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری بات پی کر دی اللہ تعالیٰ نے تیری بات پی کر دی۔ ابن حجر

خبر و اطلاع کی تحقیق ضروری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بَنِيَّاْ فَنَبِيِّنَوَا ...

اَمْ سَلَانُوا! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اسکی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو

... أَنْ ثُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (۶)

ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو یہ اپنے چادو پھر اپنے کئے پر پیشیاً اٹھاؤ۔

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ فاسق کی خبر کا اعتماد نہ کرو۔ جب تک پوری تحقیق تحقیقیں سے اصل و اقواص طور پر معلوم نہ ہو جائے، کوئی حرکت نہ کرہ ممکن ہے کسی فاسق شخص نے کوئی جھوٹ بات کہ دی ہو یا خود اس سے غلطی ہوئی ہو اور تم اس خبر کے مطابق کوئی کام کر گزرو تو دراصل اسکی بیروی ہوگی اور منسد لوگوں کی بیروی حرام ہے۔

اکثر مفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ولید بن عقبہ بن ابو معیط کے بارے میں نازل ہوئی ہے جبکہ رسول اللہ نے انہیں قبیلہ، مصطلق سے زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا تھا۔

مند احمد میں ہے حضرت حارث بن ضرار خرازیؓ جو امام الموئین حضرت جویریؓ کے والد ہیں فرماتے ہیں میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۲۴ پنے مجھے اسلام کی دعوت دی جو میں نے منظور کر لی اور مسلمان ہو گیا۔ پھر ۲۴ پنے زکوٰۃ کی فرضیت سنائی میں نے اسکا بھی اقرار کیا اور کہا کہ میں واپس اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں اور ان میں سے جو ایمان لا سکیں اور زکوٰۃ ادا کریں میں اُنکی زکوٰۃ جمع کرتا ہوں اتنے دونوں کے بعد ۲۴ پنے میری طرف کسی آدمی کو بھیج دیں میں اسکے با تھے جمع شدہ مال زکوٰۃ ۲۴ پنے کی خدمت میں بخواہوں گا۔

حضرت حارثؓ نے واپس ۲۴ کر مال زکوٰۃ جمع کیا جب وقت مقرر گزر چکا اور حضورؐ کی طرف سے کوئی قاصد نہ یا تو ۲۴ پنے اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کیا اور ان سے کہا یہ تو ناممکن ہے کہ اللہ کے رسول اپنے وعدے کے مطابق اپنا کوئی آدمی نہ بھیجنے مجھے تو ذر ہے کہ کہیں کسی وجہ سے رسول اللہؐ سے ناراض نہ ہو گئے ہوں؟ اور اس بناء پر ۲۴ پنے نے اپنا کوئی قاصد مال زکوٰۃ لینے کے لئے نہ بھیجا ہو۔ تو سب نے مل کر طے کیا کہ مال لے کر خود ہی مدینہ منورہ چلیں۔

جب یہ بہاں سے چل کھڑے ہوئے اور ہر سے رسول اللہ و ولید بن عقبہ کو اپنا قاصد بنا کر بھیج چکے تھے لیکن یہ حضرات راستے ہی میں سے ذر کے مارے لوٹ ۲۴ نے اور بہاں ۲۴ کر کہہ دیا کہ حارث نے زکوٰۃ بھی روک لی اور میرے قتل کے درپے ہو گیا۔ اس پر حضرت ناراض ہوئے اور کچھ ۲۴ دنی حارث کی تنبیہ کے لئے روانہ فرمادیے۔

مدینے کے قریب راستے ہی میں اس مختصر سے لشکر نے حضرت حارث کو پالیا۔ حضرت حارثؓ نے پوچھا ۲۴ خرکیا بات ہے؟ تم کہاں اور کس کے پاس جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم تیری طرف بھیج گئے ہیں۔ پوچھا کیوں؟

کہاں اس نے کہ تو نے حضورؐ کے قاصد ولید کو زکوٰۃ نہ دی بلکہ انہیں قتل کرنا چاہا۔

حضرت حارثؓ نے کہا قسم ہے اس رب کی جس نے محمدؐ کو سچار رسول بنا کر بھیجا ہے نہ میں نے اسے دیکھا نہ وہ میرے پاس ۲۴ چلو میں خود رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہو۔

بہاں جو ۲۴ نے تو حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تو نے زکوٰۃ بھی روک لی اور میرے ۲۴ دی کو قتل کرنا چاہا۔ ۲۴ پنے جواب دیا ہرگز نہیں یا رسول اللہؐ کی جس نے ۲۴ پنے کو سچار رسول بنا کر بھیجا ہے نہ میں نے انہیں دیکھا نہ وہ میرے پاس ۲۴ نے بلکہ قاصد کو نہ دیکھ کر اس ذر کے مارے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مجھ سے ناراض نہ ہو گئے ہوں اور اسی وجہ سے قاصد نہ بھیجا ہو میں خود حاضر خدمت ہوا۔ اس یہ ۲۴ آیت نازل ہوئی۔

حضرت مقادہؓ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضورؐ کا فرمان ہے:

تحقیق دلائل برباری اور دور بینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عجالت اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔
سلف میں سے حضرت قیادہؓ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات نے بینی ذکر کیا ہے۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيهِمُ رَسُولَ اللَّهِ ...
اور جان رکھو کتم میں اللہ کے رسول موجود ہیں!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان لو کتم میں اللہ کے رسول موجود ہیں، انکی تقطیع و تقویر کرنا عزت و ادب کرنا ان کے احکام کو سر آنکھوں سے بجالانا تمہارا فرض ہے۔

وہ تمہاری مصلحتوں سے بہت آگاہ ہیں، انہیں تم سے بہت محبت ہے وہ تمہیں مشقتوں میں ڈالنا نہیں چاہتے، تم اپنی بھائیتی کے اتنے خوبیاں اور اتنے واقف نہیں ہو جائے جسوار ہیں۔ چنانچہ اور جگد ارشاد ہے:

الَّذِي أُولَئِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (33:6)

نبی سزا اور ترہیں مسلمانوں کے کاموں میں یہ بہت انکی اپنی جانوں کے۔

...لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنَّمْ ...
اگر وہ عموماً تمہارا کہا کرتے رہے تو مشکل میں پڑ جاؤ گے

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ لوگوں تمہاری عقليں جن مصلحتوں اور بھائیوں کو نہیں پاسکتیں انہیں جی پارتا ہے۔ پس اگر وہ تمہاری ہر پند پیدگی کی رائے پر عامل بنتا رہے تو اس میں تمہارا ہی حرخ واقع ہو گا۔ جیسے اور آیت میں ہے:

وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ أَنَّهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ

عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّغَرَّضُونَ (23:71)

اگر سچا رب انکی خوشی پر چلتے تو آسمان و زمین اور انکے درمیان کی ہر چیز خراب ہو جائے یہ نہیں بلکہ ہم نے انہیں انکی نصیحت پہنچا دی ہے لیکن یہ اپنی نصیحت پر دھیان نہیں دھرتے۔

... وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ ...

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنادیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے ایمان کو تمہارے لفزوں میں محبوب بنادیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کی عمدگی بٹھادی ہے۔ منداحمد میں ہے رسول مقبول فرماتے ہیں:

اسلام ظاہر ہے اور ایمان ول میں ہے پھر آپ اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کرتے اور فرماتے تقویٰ یہاں ہے
پر ہیزگاری کی جگدی ہے اس نے تمہارے داؤں میں کفر کی اور کبیرہ گناہوں کی اور تمام نافرمانیوں کی عداوت ڈال دی
ہے اور اس طرح بذریعہ تم پر اپنی نعمتیں بھر پور کر دی ہیں۔

... وَكَرَهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعِصْيَانَ ...

اور کفر کو اور بدکاریوں کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنادیا ہے،

... أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (۷)

یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔

الله تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جن میں یہ پاک اوصاف ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے رشد اور نیکی ہدایت اور بھلائی دے رکھی ہے۔
محمد احمد میں میں ہے احمد کے دن جب مشرکین ٹوٹ پڑے تو حضور نے فرمایا درستگی کے ساتھ نجیک خاک ہو جاؤ تو میں
اپنے رب عز و جل کی شایان کروں۔ پس لوگ آپ کے پیچھے صلیب باندھ کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ،

اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا فَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِيلَ لِمَنْ
هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُقْرَبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعدَ لِمَا
قَرَبَتَ.

تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو جسے کشادگی دے اسے کوئی بھک نہیں کر سکتا تو جسے گمراہ کر لے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا
اور جسے قہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا جس سے قرروک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور جسے تو دے اس سے کوئی باز
رکھنہیں سکتا جسے تو دور کر دے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں اور جسے تو قریب کر لے اسے دور کرنے والا کوئی نہیں
اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرَزْقِكَ،

اَللَّهُمَّ يَرْبَبُنِي بِرَبِّكَ تَعَالَى فَضْلُكَ اَوْرَزْقُكَ كَرِدَنَّ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ.

اَللَّهُمَّ جَاهَنَّمَ سَعَيْتَنِي كَيْفَيَتِي كَيْفَيَتِي جَاهَنَّمَ جَاهَنَّمَ اَوْهَرَ جَاهَنَّمَ جَاهَنَّمَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْعِيلَةِ وَالْمُلْمَنَ يَوْمَ الْخَوْفِ.

یا اللہ فخری اور احتیاج دالے دون مجھے اپنی نعمتیں عطا فرماء اور خوف دالے دون مجھے امن عطا فرماء۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَائِدٌ بِكَ مِنْ شَرًّا مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرًّا مَا مَعَنَا.

پروردگار جو تو نے مجھے دے رکھا ہے اور جو نہیں دیا ان سب کی برائی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ حَبْبُ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَرَزَّبْنَاهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرْهُ إِلَيْنَا الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعُصْبَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ.

اے میرے معجود ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے وہ راستے ہماری نظر و دار بنا دے اور کفر بدکاری اور نافرمانی سے ہمارے دلوں میں دوری اور عداوت پیدا کر دے اور ہمیں راہ یا فتو لاکوں میں کردے۔

اللَّهُمَّ تَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَحْبَنَا مُسْلِمِينَ وَالْحَقَّنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَغْتَنِينَ،

اے رب ہمارے ہمیں اسلام کی حالت میں فوت کرو اور اسلام پر ہی زندہ رکھ اور نیک کاروکوں سے ملا دے ہم رسولہ ہوں ہم فتنے میں نہ اعلیٰ جائیں۔

اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفَّارَةَ الَّذِينَ يُكَدِّبُونَ رُسُلَّكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعُلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ،

اے اللہ ان کافروں کا ستمان اس کرجوتی رے رسولوں کو جھلائیں اور تیری راہ سے روکیں تو ان پر اپنی سزا اور پناہ دا بنا تازل فرم۔

اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفَّارَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَهَ الْحَقِيقَةِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَابَ كَيْفَ كَافِرُوںْ کو بھی جاہِ کراؤْ سچِ معجود۔

یہ حدیث امام نسائی بھی اپنی کتاب عملِ الیوم واللیلہ میں لائے ہیں۔

مرفوئ حدیث میں ہے جس شخص کو بھی اچھی لگے اور برائی اسے تاراض کر دے ہو موسیٰ ہے۔

فضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةٌ ...

اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام سے

... وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۸)

اور اللہ و انا اور با حکمت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بخشش جو تمہیں عطا ہوئی ہے یہ تم پر اللہ کا فضل ہے اور اسکی نعمت ہے اللہ مستحبین بدایت کو اور مستحبین ضلالت کو بخوبی جانتا ہے وہ اپنے اقوال و افعال میں حکیم ہے۔

بغاثت کفر نہیں با غی گروہ بھی مومن ہے:

وَإِن طَاغِتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ افْتَأْلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ...

اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرو ایسا کرو۔

یہاں یہ حکم ہو رہا ہے کہ اگر مسلمانوں کی کوئی دو جماعتیں لڑنے لگ جائیں تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان میں صلح کر دیں۔ آپس میں دوڑنے والی جماعتوں کو مون کہنا، اس سے حضرت امام بخاریؓ نے استدلال کیا ہے کہ نافرمانی کو تھی یہ بڑی ہوا انسان کو ایمان سے الگ نہیں کرتی۔

اسی آیت کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو صحیح بخاری میں مردی ہے کہ ایک مرتب رسول اللہؐ مخبر پر خطبہ دے رہے تھے آپؐ کے ساتھ مخبر پر حضرت حسن بن علیؑ تھے آپؐ کبھی اگلی طرف دیکھتے اور کبھی لوگوں کی طرف اور فرماتے:

إِنَّ أَنْبِيَ هَذَا سَيِّدُ وَلَعِلَّ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُصْلِحَ بَيْنَ فَتَنِينَ عَظِيمَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
میرا یہ بچھے سید ہے اور اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا۔

آپؐ کی یہ پیش کوئی تھی لکھی اور اہل شام اور اہل عراق میں بڑی بھی لا رجیوں اور بڑے ناپسندیدہ واقعات کے بعد آپؐ کی وجہ سے صلح ہو گئی۔

... فَإِنْ بَعْتُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْآخِرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي ...

پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔

... حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ ...

یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ جائے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑائی کی جائے تاکہ پھر وہ شکرانے آجائے جن کو سے اور مان لے۔

صحیح حدیث میں ہے:

أَنْصُرُ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو تو اور مظلوم ہو تو۔

حضرت انسؓ نے پوچھا کہ مظلوم ہونے کی سالت میں تو ظاہر ہے لیکن ظالم ہونے کی سالت میں کیسے مدد کروں؟
حضرتؓ نے فرمایا:

ثَمَنَعَهُ مِنَ الظُّلُمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَاهُ

اسے ظلم سے باز رکھو یہی اسکی اس وقت مدد ہے۔

... فَإِنْ فَاعَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَفْسِطُوا ...

اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرو اور عدل کرتے رہا کرو۔

... إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُفْسِطِينَ (٩)

اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ دونوں پارٹیوں میں عدل کرہا اللہ عادلوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُفْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا أَفْسَطُوا فِي الدُّنْيَا

دنیا میں جو عدل کرتے رہے وہ موتیوں کے نمبروں پر رحمن عزوجل کے سامنے ہوں گے اور یہ بدھہ ہو گا ان کے عدل و انصاف کا۔ ناسی مسلم کی حدیث میں ہے یہ لوگ ان منبروں پر اللہ تعالیٰ کے وائیں جانب ہوں گے یہ اپنے حکم میں اور اپنے اہل و عیال میں اور جو کچھ اسکے قبضہ میں ہے اس میں عدل سے کام لایا کرتے تھے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ...

یاد رکھو سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کل مومین دینی بھائی ہیں۔

رسول اللہ فرماتے ہیں:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسے اس پر ظلم و ستم نہ کرنا چاہئے۔

صحیح حدیث میں ہے:

وَاللَّهُ فِي عَوْنَ الْعَبْدُ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنَ أَخِيهِ

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد و کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔

اور صحیح حدیث میں ہے:

إِذَا دَعَا الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ: أَمِينٌ وَلَكَ بِمِثْلِهِ

جب کوئی مسلمان اپنے غیر حاضر بھائی مسلمان کے لئے اس کی بیش پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آئیں اور سچھے بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی دے۔

اس بارے میں اور بھی بہت سے احادیث ہیں۔

صحیح حدیث میں ہے:

مَثُلُ الْمُؤْمِنِ فِي تَوَادِهِ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَوَاصِلُهُمْ كَمَثُلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عَضُُوٌّ ثَدَاعِي لِهِ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهْرِ

مسلمان سارے کے سارے اپنی محبت رحمتی اور میل جوں میں مثل ایک جسم کے ہیں جب کسی عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم ترپ انتہا ہے۔ بھی بخار پڑتا ہے بھی شب بیداری کی تکلیف ہوتی ہے۔

ایک اور صحیح حدیث میں ہے:

الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُلْبُلُيَانَ يَشُدُّ بَعْضَهُ بَعْضًا

مؤمن مومن کے لئے مثل دیوار کے ہے جسکا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچاتا ہے اور مضبوط کرتا ہے۔

پھر آپ نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کرتا یا۔

مند احمد میں ہے مومن کا تعلق اہل ایمان سے ایسا ہے جیسے سر کا تعلق جسم سے ہے، مومن اہل ایمان کے لئے وہی درود مندی کرتا ہے جو درود مندی جسم کو سر کے ساتھ ہے۔

... فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۰)

پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر حرم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دونوں لا نے والی جماعتیں اور دونوں طرف کے اسلامی بھائیوں میں صلح کر دو اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کا ذر رکھو۔ بھی دو اوصاف ہیں جن کی وجہ سے اللہ کی رحمت تم پر نازل ہو گئی پر ہیزگاروں کے ساتھ ہی رب کا رحم رہتا ہے۔

نداق اور عیوب گیری کی ممانعت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قومٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ ...

اے ایمان والو! کوئی جماعت دوسری جماعت سے سخرا پن نہ کرے ممکن ہے کہ یہ اس سے بہتر ہو

اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو حظیرہ ذلیل کرنے اور ان کا نداق اڑانے سے روک رہا ہے۔

حدیث میں ہے:

الْكَبِيرُ بَطْرُ الْحَقَّ وَغَمْصُ النَّاسِ

تکبر نام ہے حق سے مذموم یعنی کا اور لوگوں کو ذلیل و خوار سمجھنے کا۔

اُنکی وہیہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی کہ جسے تم دلیل کر رہے ہو جو جگہ تم مذاق ازار ہے ہو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تم سے زیادہ باوقت ہو۔

... وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءِ عَسَىٰ أَن يَكُنْ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ...

اور نہ عورتیں عورتیں سے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں،

مردوں کو منع کر کے پھر خاص کر عورتوں کو بھی اس سے روکا پھر عیب گیری اور نکاتہ چیختی کرنے سے روکا اور اس ملعون خصلت کو حرام قرار دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَلَلَّهِ لَكُلُّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٌ (104:1)

ہر طعن ہاڑ عیب جو کے نے خرابی ہے۔

همز فعل سے ہوتا ہے اور **لُمَز** قول سے۔

اور آیت میں ہے:

هَمَازَ مَشَاءَ بَنَمِيمَ (68:11)

بھلاکی سے روکنے والاحد سے بڑھ بڑھ جانے والا گنگار۔

لیجنی وہ جلوکوں کو حظیر گئی ہوان پر چڑھا چلا جا رہا ہوا اور لگانے بھانے والا ہو۔

غرض ان تمام کاموں کو ہماری شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔

... وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابِرُوا بِالْأَلْقَابِ ...

آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاو اور کسی کو برے لقب دو۔

یہاں لفظ تو یہ ہیں کہ اپنے تسلیں عیب نہ لگاؤ مطلب یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاو جیسے فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ (4:29)

ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔

حضرت ابن عباس^{رض}، مجاهد سعید بن دحییر مقائل بن حیان فرماتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو طعنے نہ دے۔

... وَلَا تَنَابِرُوا بِالْأَلْقَابِ ...

فرمایا کسی کی چڑھنے کا لوحجس لقب سے وہ ناراض ہوتا ہواں لقب سے اسے نہ پکارو نہ تاہزو کرو۔

... بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ...

ایمان کے بعد گنگاری بر امام ہے۔

فرمان ہے کہ ایمان کی حالت میں فاسقانہ القاب سے آپس میں ایک دوسرے کو نامزد کرنا نہایت بری بات ہے۔

... وَمَنْ لَمْ يَثْبُتْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱)
اور جو تو بے نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔

اب تمہیں اس سے توبہ کرنی چاہئے ورنہ ظالم گئے جاؤ گے۔

بدگمانی اور عیوب تلاش کرنا نیز غیبت کا مفہوم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظُّنُنِ إِنَّ بَعْضَ الظُّنُنِ إِثْمٌ ...

اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بدگمانیوں سے اور تہمت دھرنے سے اور اپنے اورغیروں کو خوفزدہ کرنے سے اور ختوخواہ کی وہشت دل میں رکھ لینے سے روکتا ہے اور فرماتا ہے کہ بسا اوقات اکثر اس قسم کے گمان بالکل گناہ ہوتے ہیں پس تمہیں اس میں پوری اختیاط چاہئے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ سے مردی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تیرے مسلمان بھائی کی زبان سے جو گلمان کھلا ہو جہاں تک تجوہ سے ہو سکے اسے بھائی اور اچھائی پر محول کر۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالظُّنُنُ فَإِنَّ الظُّنُنَ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ،

وَلَا تَجِسَّسُوا

. بدگمانی سے بچو گمان سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔

. بھید نہ ٹولو

وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَنَافِسُوا

وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَباغضُوا وَلَا تَذَابِرُوا،

وَكُلُّؤَا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَانًا

. ایک دوسرے کی بزرگی حاصل کرنے کی کوشش میں نڈگ جایا کرو۔

. حسد بغرض اور ایک دوسرے سے منہ پھلانے سے بچو۔

. سب مل کر رب رحیم کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مسلم میں ہے:

لَا تَقْاطِعُوا
وَلَا تَنْدَابِرُوا
وَلَا تَبَاغِضُوا
وَلَا تَحَاسِدُوا،
وَكُوئُّوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَانًا،

وَلَا يَحْلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

. ایک دوسرے سے روٹھ کرنے پہنچ جایا کرو

. ایک دوسرے سے میل جول ترک نہ کر لیا کرو

. ایک دوسرے سے حسد بغض نہ کیا کرو

. بلکہ سب مل کر اللہ کے بندے آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بندہ ہو کر زندگی گزارو۔

. کسی مسلمان کو حلال نہیں کر اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال اور میل جول چھوڑو۔

طبرانی میں ہے:

تین حوصلتیں میری امت میں رہ جائیں گی،

. قال لیتا:

. حسد کرنا اور

. بدگمانی کرنا۔

ایک شخص نے پوچھا حضور پھر انکا تمارک کیا ہے؟ فرمایا:

. جب حسد کرتا استغفار کر لے۔

. جب گمان پیدا ہوتا چھوڑو۔ اور یقین نہ کر۔

. اور جب شگون لے خواہ نیک لٹکے خواہ بد اپنے کام سے نہ رک اسے پورا کر۔

... وَلَا تَجَسَّسُوا ...

اور بھید نہ ٹولوا کرو

... وَلَا يَعْتَبِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ...
اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحسس نہ کرو ایسا معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو تاک جھانک نہ کیا کرو۔
اس سے جاسوس مانخوا ہے، تحسس کا اطلاق عموماً برائی پر ہوتا ہے اور تحسس کا اطلاق بھائی کے ذمہ پر۔ یہیے حضرت
یعقوب اپنے بیٹوں سے فرماتے ہیں:

بَيْنَيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَأْيِسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ (12:87)

پچھتم جاؤ اور یوسف اور برادر یوسف کو ذمہ دو اور اللہ حسن کی رحمت سے نامیدہ ہوؤ
اور کبھی کبھی ان دونوں کا استعمال شر اور برائی میں ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

لَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا،

وَلَا تَنَاهُضُوا

وَلَا تَدَابِرُوا،

وَكُوئُلُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَاجًا

نہ تحسس کرو نہ حسد نہ بغش کرو نہ من موڑ و بکد سب مل کر اللہ کے ہندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں:

... تحسس کہتے ہیں کسی چیز میں کرید کرنے کو

۔ اور تحسس کہتے ہیں ان لوگوں کی سرکوشی پر کان لگانے کو جو کسی کو اپنی باقی سنانا نہ جائے ہوں

۔ اور تدبیر کہتے ہیں ایک دوسرے سے رک کر آزاد رہو کر قطع تعلقات کرنے کو۔

یہاں اللہ تعالیٰ غیبت سے منع فرماتا ہے۔

ابو داؤد میں ہے لوگوں نے پوچھایا رسول اللہ غیبت کیا ہے؟ فرمایا:

ذِكْرُكُ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ

یہ کہ تو اپنے مسلمان بھائی کی کسی ایسی بات کا ذکر کرے جو اسے بری معلوم ہو۔

إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَئْوِلُ فَقَدْ اغْتَبَهُ،

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَئْوِلُ فَقَدْ بَهَتَهُ

تو کہا گیا کہ اگر وہ بات اس میں ہو جب بھی؟ فرمایا:

ہاں غیبت تو بھی ہے وردہ بہتان اور تہمت ہے۔

ابن حجر یہ میں ہے کہ ایک بی بی صاحب حضرت عائشہؓ کے ہاں آئیں جب وہ جانے لگیں تو صدیقہؓ نے حضورؐ کو اشارے سے کہا کہ یہ بہت پست قامت ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم نے اُنکی غیبت کی۔

الغرض غیبت حرام ہے اور اُنکی حرمت پر مسلمانوں کا اجماع ہے لیکن ہاں شرعی مصلحت کی بنا پر کسی کی ایسی بات کا ذکر کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے جرح و تعدیل فیصلت و خیر خواہی۔ جیسے کہ نبیؐ نے ایک فاجر شخص کی نسبت فرمایا تھا یہ بہت برا آدمی ہے اور جیسے کہ حضورؐ نے فرمایا تھا معاویہ مقدس شخص ہے اور ابو الجہنم بزرگوں نے پیشے والا آدمی ہے۔ یا آپ نے اس وقت فرمایا تھا جبکہ ان دونوں بزرگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے نکاح کا مانگا تو الاتھا۔ اور بھی جو باتیں اس طرح کی ہوں اُنکی اجازت ہے باقی ورنہ غیبت حرام ہے اور کچھ رہ گناہ ہے۔

... أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرْهُمُوهُ ...

کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن ۲ نے گی، اس لئے یہاں فرمایا کہ جس طرح تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے گھن کرتے ہو اس سے بہت زیادہ نفرت تمہیں غیبت سے کرنی چاہئے۔

چیز الوداع کے خطبہ میں ہے:

إِنَّ دِيَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحْرَمَةٌ يَوْمَكُمْ هُدَا، فِي شَهْرِكُمْ هُدَا، فِي بَلَدِكُمْ هُدَا

تمہارے خون مال آبرو تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسی حرمت تمہارے اس دن کی تمہارے اس میتے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے۔

ابوداؤد میں حضورؐ کا فرمان ہے:

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالٌ وَعَرْضٌ وَدَمٌ، حَسْبُ امْرِيٍءِ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کامال اُنکی عزت اور اس کا خون مسلمان پر حرام ہے۔ انسان کو اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی خارت کرے۔

اور حدیث میں ہے:

اے لوگو! جنکی زبانیں تو ایمان لا پچھی ہیں لیکن دل ایماندار نہیں ہوئے تم مسلمانوں کی غیبیں کرنی چھوڑو اور انکے عیوبوں کی کریدہ کیا کرو یا درکھوا گر تم نے انکے عیوب نو لے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پوشیدگیوں کو ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ تم اپنے گھرائے والوں میں بھی بد نام اور رسوا ہو جاؤ گے۔

اور روایت میں ہے کہ لوگوں کے سوال کے جواب میں آپؐ نے فرمایا:

محراج والی رات میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن میں مرد عورت دونوں تھے کفر شیخ اُنکی کروٹوں سے کوشت کا نتے ہیں اور پھر انہیں اس کے کھانے پر مجبور کر رہے ہیں اور وہ اسے چبار ہے ہیں میرے سوال پر کہا گیا کہ یہ لوگ ہیں جو ملعون قلن، غیبت کو چھپل خور تھے انہیں جبراً آج خود انکا کوشت کھلایا جا رہا ہے۔ ابن ابی حاتم

مسند حافظ ابو یعلیٰ میں ہے کہ حضرت ماعِرُ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے زنا کیا ہے آپ نے منہ پھر لیا یہاں تک کہ وہ چار مرتبہ کہہ پچھے پھر آپ نے پانچویں وفعہ کہا تو نے زنا کیا ہے؟
جواب دیا ہاں۔

فرمایا جاتا ہے زنا کے کہتے ہیں؟

جواب دیا ہاں جس طرح انسان حلال عورت کے پاس جاتا ہے اسی طرح میں نے حرام عورت سے کیا ہے۔

آپ نے فرمایا تیرا مقصد کیا ہے؟

کہا یہ کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کریں۔

آپ نے فرمایا کیا تو نے اسی طرح دخول کیا تھا جس طرح سلامی سرمه وانی میں اور لکڑی کنویں میں؟
کہا باس یا رسول اللہؐ؟

اب آپ نے انہیں رجم کرنے کا یعنی پھراو کرنے کا حکم دیا چنانچہ یہ رجم کر دیئے گئے۔

اس کے بعد حضورؐ نے دھنپھوں کو یہ کہتے سن کر اسے دیکھو اللہ نے اُنکی پر وہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے تینیں نے چھوڑا
یہاں تک کر سکتے کی طرح پھراو کیا گیا۔

آپ یہ سنتے ہوئے چلتے رہے۔ حجوری دیر بعد آپ نے دیکھا کہ راستے میں ایک مردہ گدھا پڑا ہے فرمایا فلاں شخص
کہاں ہے؟ وہ سواری سے اتریں اور اس گدھے کا کوشت کھائیں۔

انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کو بخشنے کیا یہ کہانے کے قابل ہے؟ آپ نے فرمایا:

فَمَا نَلِمْنَا مِنْ أَخْيَّمَا آنِفَا أَشَدُ أَكْلًا مِنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ إِنَّهُ لِفِي أَنْهَارِ الْجَهَنَّمِ يَنْغَمِسُ فِيهَا
ابھی یہ جو تم نے اپنے بھائی کی بدی بیان کی تھی وہ اس سے بھی زیادہ بری چیز تھی۔ اس اللہ کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان
ہے وہ شخص جسے تم نے بردا کہا تھا وہ تو اب اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

... وَأَتَّقُوا اللَّهَ ...

اور اللہ سے ذرتے رہو

فرمایا اللہ کا لام اکرو اسکے احکام بجالا و اسکی منع کردہ چیزوں سے رک جاؤ اور اس سے ذرتے رہا کرو۔

... إِنَّ اللَّهَ تَوَّبُ رَحِيمٌ (۱۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُولَ كَرَنَ وَالاَمْرَ بَانَ هَے۔

جو انکی طرف بھجئے وہ انکی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ تو پہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو اس پر بھروسہ کرے انکی طرف رجوع کرے۔ وہ اس پر رحم اور مہربانی فرماتا ہے۔

جمہور علماء کرام فرماتے ہیں غیرت کو کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اس خصلت کو چھوڑ دے اور پھر سے اس گناہ کو نہ کرے۔ پہلے جو کر چکا ہے اس پر نادم ہونا بھی شرط ہے یا نہیں؟

اس میں اختلاف ہے اور جسکی غیرت کی ہے اس سے معافی حاصل کر لے بعض کہتے ہیں یہ بھی شرط انہیں اس لئے کہ ممکن ہے اسے خبر نہ ہو اور وہ معافی مانگنے کو جب جائے گا تو اسے اور رنج ہو گا۔ پس اس کا بہترین طریقہ یہ ہے جن مجلسوں میں انکی برائی بیان کی جنہی ان میں اب انکی پچھلی بھائی بیان کرے اور اس برائی کو اپنی طاقت کے مطابق دفع کر دے تو اولادہ بدله ہو جائے گا۔

مند احمد میں ہے:

جو شخص اس وقت کسی مومن کی حمایت کرے جبکہ کوئی مخالف انکی مدد بیان کر رہا ہو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کر دیتا ہے جو قیامت والے دن اسکے کوشش کو نار جہنم سے بچائے گا۔

اور جو شخص کسی مومن پر کوئی ایسی بات کہے گا جس سے اس کا ارادہ اسے مطعون کرنے کا ہوا سے اللہ تعالیٰ پل صراط پر روک لے گا یہاں تک کہ بدله ہو جائے۔

ابوداؤد کی ایک اور حدیث میں ہے:

جو شخص کسی مسلمان کی بے عزتی ایسی جگہ میں کرے جہاں انکی آبرو ریزی اور توہین ہوتی ہو تو اسے بھی اللہ تعالیٰ ایسی جگہ رسوائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طالب ہو اور جو مسلمان ایسی جگہ اپنے بھائی کی حمایت کرے اللہ تعالیٰ بھی ایسی جگہ انکی نصرت کرے گا۔

فضیلت وقار کا معیار تقویٰ پر ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأَنْثَى ...
اے لوگہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت سے پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے تمام انسانوں کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے یعنی حضرت آدم سے ان ہی سے انکی بیوی صاحب حضرت حوا کو پیدا کیا تھا اور پھر ان دونوں مشاہوں سے نسل انسانی پھیلی۔

... وَجَعْلَنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارِفُوا...

اور اس لئے کہ تم ۲ پیس میں ایک دوسرے کو پہچانو اور تمہاری جماعتیں اور قبیلے بنادیتے ہیں۔

شوب قبائل سے عام ہے۔ مثال کے طور پر عرب تشووب میں داخل ہے پھر قریش غیر قریش پھر انکی تقسیم یہ سب قبائل میں داخل ہے۔

بعض کہتے ہیں **شوب** سے مراد عجمی لوگ اور **قبائل** سے مراد عرب جماعتیں جیسے کہ بنی اسرائیل کو اسپاٹ کہا گیا ہے۔

... إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتُقَابُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۱۳)

اللَّهُ كَرِيمٌ تَمَّ سَبْ مِنْ سَبِّ بَرِّ اُوَدِهِ بُرْ نَتِ وَالاَّ هِ

مقصد اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ حضرت آدم جو نبی سے پیدا ہونے تھے انکی طرف کی نسبت میں تو کل جہاں کے ادنی ہم مرتبہ ہیں۔ اب جو کچھ فضیلت جس کسی کو حاصل ہو گی وہ امر دینی اطاعت الہی اور اپنے نبی کی وجہ سے ہو گی۔ یہی راز ہے جو اس آیت کو غیبت کی مخالفت اور ایک دوسرے کی تو ہیں وہ تذلیل سے روکنے کے بعد واردی کہ سب لوگ اپنی پیدائشی نسبت کے حالت سے بالکل یکساں ہیں۔ کنبے قبیلے برادر یا اس اور جماعتیں صرف پہچان کے لئے ہیں تاکہ جھتنا بندی اور بھروسی قائم رہے فلاں ہن فلاں قبیلے والا کہا جا سکے اور اس طرح ایک دوسرے کو پہچان آسان ہو جائے اور نہ بشریت کے اعتبار سے سب تو میں یکساں ہیں۔

مند احمد میں ہے کہ حضور نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا:

خیال رکھ کر تو کسی سرخ و سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں رکھتا ہاں تقویٰ میں بڑھ جاتی تو فضیلت والا ہے۔

طبرانی میں ہے:

سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ۔

مند بزار میں ہے:

تم سب اولاد آدم ہو اور خود حضرت آدم مثیل سے پیدا کئے گئے ہیں۔ او کو اپنے باپ دادوں کے نام پر فخر کرنے سے بازاڑا ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رہت کے تو دوس اور آپی پرندوں سے بھی زیادہ بلکہ ہو جاؤ گے۔

ابن ابی حاتم میں ہے حضور نے فتح مکہ والے دن اپنی اونٹی قصوار پر سوار ہو کر طواف کیا اور راکان کو اپنے چھڑی سے چھو لیتے تھے۔ پھر چونکہ مسجد میں اس کے بھانے کی جگہ نہ ملی تو لوگوں نے اپنے کو ہاتھوں ہاتھ اتارا اور اونٹی کو بطن میل میں لے جا کر بھایا۔ اس کے بعد اپنے اپنی اونٹی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ سنایا جس میں اللہ تعالیٰ کی پوری حمد و شاپیان کر کے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَذَهَبَ عَنْكُمْ عُبَيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظَّمَهَا بِآبَائِهَا، فَالنَّاسُ رَجُلَانْ:

رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ فَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى،

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّنْ ذِكْرٍ وَأَنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْفَاقُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

لوکو! اللہ تعالیٰ نے تم سے جالمیت کے اسباب اور جالمیت کے باپ دادوں پر فخر کرنے کی رسم اب دور کر دی ہے۔ پس انسان وہی قسم کے ہیں تیک کا پر ہیز کا رجہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ ہیں یا بد کا رغیر مقنی جو اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔
پھر فرمایا:

أَفُولُّ فُولِيٰ هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ
يَا مَيْشَ اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔
اس آیت کریمہ اور ان احادیث مبارکہ سے استدلال کر کے علماء نے فرمایا ہے کہ تکالیح میں قومیت اور حسب نب کی شرط نہیں، سوائے دین کے اور کوئی شرط معین نہیں۔

ایمان اور اسلام میں فرق:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَّا ...

دِيْبَاتِ لَوْگَ كَبِيْتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔

جو اعرابی لوگ اسلام میں داخل ہوتے ہی اپنے ایمان کا بڑھا چڑھا کر دعویٰ کرنے لگتے تھے حالانکہ انکے دل میں اب تک ایمان کی جزوں مغلوب نہیں ہوئی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس دعویٰ سے روکتا ہے۔

... قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا ...

تو کہہ کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے

... وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلُ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ...

لیکن تم یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے کیونکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔

یہ کہتے تھے ہم ایمان لائے، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ پوکنکہ اب تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا تھا یوں نہ کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوئے یعنی اسلام کے حلقوں میں ہوئے نبی کی اطاعت میں آئے۔
اس آیت نے یہ فائدہ دیا کہ ایمان اسلام سے مخصوص چیز ہے جیسے کہ اہل سنت والجماعت کا نامہ ہب ہے۔

جزئیل، والی حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے جبکہ انہوں نے اسلام کے بارے میں سوال کیا پھر ایمان کے بارے میں پھر احسان کے بارے میں پس وہ زینہ بزینہ چڑھنے لگے۔ عام سے خاص کی طرف ہے اور پھر خاص سے اخصل کی طرف ہے۔

مند احمد میں ہے کہ حضور نے چند لوگوں کو عطیہ اور انعام دیا اور ایک شخص کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس پر حضرت سعید نے فرمایا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں کو دیا اور فلاں فلاں کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ وہ مومن ہے۔ حضور نے فرمایا یا مسلمان؟

تین مرتبہ کے بعد گدرے حضرت سعید نے بھی کہا اور حضور نے بھی بھی جواب دیا۔ پھر فرمایا:

إِنَّمَا لَأُعْطِي رِجَالًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبَ إِلَيَّ مِنْهُمْ، فَلِمَ أَعْطَهُ شَيْئًا مَحَافَةً أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ

ا۔ سعید میں لوگوں کو دیتا ہوں اور جوان سے بہت زیادہ محظوظ ہوتا ہے اسے نہیں دیتا ہوں دیتا ہوں اس ذرے سے کہ کہیں وہ اوندھے مناجاگ میں نہ گزیریں۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے۔

پس اس حدیث میں بھی حضور نے مومن و مسلم کا فرق کیا اور معلوم ہو گیا کہ ایمان زیادہ خاص ہے پر نسبت اسلام کے۔ اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ شخص مسلمان تھے منافق نہ تھے اس لئے کہ آپ نے انہیں کوئی عطیہ عطا نہیں فرمایا اور اسے اسکے اسلام کے پرداز دیا۔

پس معلوم ہوا کہ یہ اعراب ہن کا ذکر اس آیت میں ہے منافق نہ تھے تھے تو مسلمان لیکن اب تک ان کے دلوں میں ایمان صحیح طور پر مسخر کیا ہوا تھا اور انہوں نے اس بلند مقام تک اپنی رسائی ہو جانے کا بھی سے دعویٰ کر دیا تھا اس لئے انہیں اوب سکھایا گیا۔

یہی مطلب ہے حضرت ابن عباسؓ اور ابراہیم تھجیؓ اور قادوؓ کے قول کا اور اسی کو امام ابن حجر یعنی اختیار کیا ہے۔

ہمیں یہ سب یوں کہنا پڑا کہ حضرت امام بخاریؓ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ منافق تھے جو ایمان ظاہر کرتے تھے لیکن اصل مومن نہ تھے۔

حضرت سعید بن جبیرؓ حضرت مجاهدؓ اور حضرت زیدؓ فرماتے ہیں یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بکتم **اسلمنا** کہواں سے مراد یہ ہے کہ کہ تم قتل سے قید و بند سے بچنے کے لئے تابع فرمان ہو گئے۔

حضرت مجاهدؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنو اسد اہن غزیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت قادوؓ فرماتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جو اپنے ایمان لانے کا ۲۱ حضرت پر بار احسان رکھتے تھے۔

لیکن صحیح بات پہلی ہی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے ایمان تک نہیں پہنچا اگر یہ منافق ہوتے تو انہیں ذائب ڈپٹ کی جاتی اور رسولؓ کی جاتی جیسے کہ سورہ برأت میں منافقوں کا ذکر کیا گیا، لیکن یہاں تو انہیں صرف ادب سکھایا گیا ہے۔

... وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلْتَكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ...

تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمایہ بداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اللہ کی اور اس کے رسول کی مانتے رہو گے تمہارے کسی عمل کا اجر مارنا جائے گا جیسے فرمایا:

وَمَا أَنْتُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (52:21)

تم نے انکے اعمال میں سے کچھ بھی نہیں لکھایا۔

... إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٤)

بِشَّاكَ اللَّهُ بَخْشِيشٌ وَالْأَمْرُ بَانٌ ہے۔

فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے ہو اسی سے لوٹ آئے اللہ اسکے گناہ معاف فرمانے والا اور اس کی طرف رحم بھری ٹکا ہوں سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ...

مومن تو وہ ہوتے ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر پا ایمان لا میں پھر شک و شبہ نہ کریں

... ثُمَّ لَمْ يَرْتَبُوا وَجَاهُدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ...

اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے راہ اللہی میں جہاد کرتے رہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامل ایمان والے صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر دل سے یقین رکھتے ہیں پھر نہ شک کرتے ہیں نہ کبھی انکے دل میں کوئی نکما خیال پیدا ہوتا ہے بلکہ اسی خالص تقدیق پر اور کامل یقین پر جنم جاتے ہیں اور جسے ہی رہتے ہیں اور اپنے نئیں اور دل کی چاہت کے مالوں کو بلکہ اپنی جانوں کو بھی راہ اللہی کے جہاد پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ سچے لوگ ہیں۔

... أُولُوكُهُمُ الصَّادِقُونَ (١٥)

(اپنے دعویٰ ایمان میں) بیسی سیچ اور راست گو ہیں۔

یعنی یہ ہیں جو کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایمان لائے یہاں لوگوں کی طرح نہیں جو صرف زبان سے ہی ایمان کا دعویٰ کر کے رہ جاتے ہیں۔

مند احمد میں ہے نبی فرماتے ہیں دنیا میں مومن کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لا یا شک و شبہ نہ کیا اور اپنی جان اور اپنے مال سے راہ اللہی میں جہاد کیا۔

۲۔ وہ جو جن سے لوگوں نے امن پالیا ہے یہ کسی کامال ماریں نہ کسی کی جان لیں۔

۳۔ وہ جو طبع کی طرف جب جھاٹکتے ہیں اللہ عزوجل کی یاد کرتے ہیں۔

فَلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ...

کہہ دے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے گاہ کر رہے ہو؟

... وَاللَّهُ يَعْلُمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ...

اللہ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی گاہ ہے۔

... وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۱۶)

اور اللہ ہر چیز کا جانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم اپنے دل کا یقین و دین اللہ تعالیٰ کو دکھاتے ہو؟ وہ تو ایسا ہے کہ زمین و آسمان کا کوئی ذرہ اس سے مخفی نہیں وہ ہر چیز کا جانے والا ہے۔

يَمُنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلُمُوا...

اپنے مسلمان ہونے کا تجھ پر احسان رکھتے ہیں۔

... فَلَمَّا ثَمُنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ...

تو کہہ دے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو!

... بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَذَاكُمْ لِلْإِيمَانُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۷)

بلکہ دراصل اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی بدایت کی اگر تم راست کو ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اعراب اپنے اسلام لانے کا بارا احسان تجھ پر رکھتے ہیں ان سے کہہ دو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتا تو تم جو اسلام قبول کرو گے تم جو میری مانع تھیں کرو گے میری مدد کرو گے اسکا نفع تمہیں کو ملے گا بلکہ دراصل ایمان کی بدایت تمہیں دینا یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے اگر تم اپنے اس دعوے میں بچ ہو۔

پس اللہ تعالیٰ کا کسی کو ایمان کی راہ دکھانا اس پر احسان کرتا ہے جیسے کہ رسول اللہ نے تمہیں والے دن نصار سے فرمایا تھا:

أَلْمَ أَجْدَكُمْ ضُلُّالًا فَهَذَاكُمُ اللَّهُ بِي؟ وَكُنْتُمْ مُتَقْرِّبِينَ فَأَلْفَاكُمُ اللَّهُ بِي؟

وَكُنْتُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي؟

میں نے تمہیں گمراہی کی حالت میں نہیں پایا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں بدایت دی۔

تم میں تفریق تھی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دار کر دیا۔

جب بھی خسروں کچھ فرماتے وہ کہتے ہے اللہ اور اس کا رسول اس سے بھی زیادہ احسانوں والے ہیں۔

بزار میں ہے کہ ہوا سدر رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ تم مسلمان ہوئے عرب آپ سے لوتے رہے
لیکن تم آپ سے نہیں لوے حضور نے فرمایا:

إِنَّ فَقْهَهُمْ قَلِيلٌ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُنْطِقُ عَلَى الْأَسْنَاتِهِمْ

ان میں تجھے بہت کم ہے شیطان انکی زبان پر بول رہا ہے

اور یہ آیت یعنون نازل ہوئی۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ...

یقین مانو کہ ۲ سالوں کی اور زمین کی پوشیدہ با تین اللہ خوب جانتا ہے۔

... وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸)

اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ وہ کیہر رہا ہے۔

یہاں دوبارہ اللہ رب العزت نے اپنے وسیع علم اور اپنی تعمیلی باخبری اور مختلفوں کے اعمال سے ۲ کاہی کو بیان فرمایا کہ ۲ سال
وزمین کے غیب اس پر نظاہر ہیں اور وہ تمہارے اعمال سے ۲ کاہ ہے۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com